اپریل تا جون ۲۰۲۶ء ISSN 2582-1229,E-ISSN 2582-9157 جلد:۸شمارہ:۲

سابق یو جی سی کیئر لسٹڈ بین الاقوامی پیر ریویوڈ ریفریڈ جرنل

سہ ماہی — دہلی

تاریخ ادب اردو

اردو ادب کا علمی، ادبی اور تحقیقی ترجمان

اپریل تا جون

۲۰۲۶ء

جلد:۸ شمارہ:۲

مدیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد یحییٰ صبا

UGC Care Listed
International Peer Raviewed Refreed Journal

سہ ماہی دہلی

تاریخ ادب اردو

(علم وادب اور تحقیق وتنقید کا ترجمان)

جلد: ۸ اپریل تا جون ۲۰۲۶ء شمارہ: ۲

مدیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد یحیٰ صبا

نائب مدیر

محمد رمیض مصباحی

ریسرچ اسکالر: شعبہ اردو کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

ایسوسی ایٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر محمد بہلول

تکنیکی وفنی معاون مدیر: محمد شاہد رضا مصباحی

خط وکتابت/ترسیل وزر کا پتہ

سہ ماہی تاریخ ادب اردو، ۲۴۹۶/ دوسری منزل، پنجابی بستی، سبزی منڈی، گھنٹہ گھر، دہلی۔۱۱۰۰۰۷

2496/ 2nd Floor, Punjabi Basti, Sabzi Mandi, Ghanta Ghar, Delhi-110007

E-mail: editortau@gmail.com website: tareekheadabeurdu.com

Mobile No:+91-9968244001

اس شمارہ کے مشمولات سے مدیر/وابستگان کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ کسی بھی تحریر/اقتباس کے لیے مضمون نگار خود ذمہ دار ہے۔ "تاریخ ادب اردو" سے متعلق کسی بھی تنازعہ کا حق سماعت صرف دہلی کی عدالت میں ہوگا۔

سرپرست اعلیٰ

پروفیسر ارتضیٰ کریم

پروفیسر راکیش کمار پانڈے

شعبہ علم طبیعات، کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی

مجلسِ ادارت

نام	تفصیل
پروفیسر قاضی عبیدالرحمن ہاشمی	شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود	شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
پروفیسر ندیم احمد	شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
پروفیسر محمد کاظم	شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی
پروفیسر ڈاکٹر احمد امتیاز	شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی
پروفیسر ڈاکٹر محمد محسن	شعبہ اردو، کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی
پروفیسر محمد رضی الرحمن	صدر شعبہ اردو، گورکھپور یونیورسٹی، گورکھپور
پروفیسر محمد علی جوہر	شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
پروفیسر محمد قمرالہدیٰ فریدی	شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
پروفیسر کوثر مظہری	شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
پروفیسر عمران عندلیب	شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
پروفیسر عذرا عابدی	شعبہ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
ڈاکٹر سجاد احمد	شعبہ تعلیم، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
پروفیسر ڈاکٹر مشتاق عالم قادری	شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی
پروفیسر ڈاکٹر سیف الدین احمد	شعبہ تاریخ، دہلی یونیورسٹی، دہلی
پروفیسر ڈاکٹر بلرام شکلا	شعبہ سنسکرت، دہلی یونیورسٹی، دہلی

پروفیسر آفتاب احمد آفاقی	شعبہ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، بنارس
پروفیسر ڈاکٹر شاہد رزمی	صدر شعبہ اردو، مونگیر یونیورسٹی، بہار
پروفیسر پرمود کمار بھارتی	شعبہ سنسکرت، میونسپل پی جی کالج، مسوری، اتراکھنڈ
ڈاکٹر قاضی نوید	صدر شعبہ اردو، مولانا آزاد کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، اورنگ آباد، مہاراشٹر
جناب قیصر رضا	ایجوکیشن آفیسر، حکومت جھارکھنڈ
محمد رفیع	ریاستی کنوینر، قومی اساتذہ تنظیم، بہار
مولانا محمد شاہد عادل قاسمی	پرنسپل، مدرسہ یتیم خانہ، ارریہ
ڈاکٹر مجیب احمد خان	کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی
ڈاکٹر ندیم احمد	کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی
ڈاکٹر عابد قریشی	شعبہ اردو، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان
ڈاکٹر محمد سید علی	شعبہ اردو، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان
پروفیسر ڈاکٹر عظمت رباب	شعبہ اردو، ویمن یونیورسٹی
پروفیسر ڈاکٹر فضیلت بانو	منہاج یونیورسٹی
پروفیسر ڈاکٹر شذرہ حسین شر	چیئر پرسن، شعبہ اردو، جامعہ سندھ
ڈاکٹر عارف اشتیاق	شعبۂ اردو، ستیاوتی کالج، دہلی یونیورسٹی
ڈاکٹر پشیندر کمار نم	شعبۂ اردو، کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی

مجلس مشاورت

اندرون ملک

ادارہ/مقام	وابستہ شخصیات کے نام اور عہدہ	
دہلی یونیورسٹی/دہلی	ڈاکٹر فیاض عالم، شکیبہ عمر	
پٹنہ یونیورسٹی	ڈاکٹر محمد محمود عالم (شعبہ فارسی)	ڈاکٹر محمد ابوالکلام آزاد (شعبہ فارسی)
لکھنؤ یونیورسٹی	پروفیسر عباس رضا ئیر	
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی	پروفیسر جہانگیر احمد وارثی	

ارریہ	دین رضا اختر	ڈاکٹر محمد شہزاد شمس
الہ آباد	ڈاکٹر دانش الہ آبادی	
کولکاتہ	ڈاکٹر نوشاد مومن	
مظفر پور	پروفیسر آل ظفر	
مونگیر	ڈاکٹر زین شمسی	
پورنیہ	محمد مولانا رضوان ندوی	
امراوتی، مہاراشٹر	وسیم فرحت علیگ	

بیرون ملک

- **بیرونِ ملک پاکستان : یونیورسٹی آف سرگودھا**
  - پروفیسر ڈاکٹر عامر سہیل
  - ڈاکٹر سمیرا اعجاز
- **بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی**
  - ڈاکٹر غزل یعقوب
- **نمل (NUML)، اسلام آباد**
  - پروفیسر ڈاکٹر عابد سیال
  - پروفیسر ڈاکٹر عنبرین تبسم
  - پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم
  - ڈاکٹر صائمہ نذیر
  - ڈاکٹر ثمینہ صدیقی
  - ڈاکٹر صوبیہ سلیم
  - ڈاکٹر نازیہ ملک
- **وفاقی اردو یونیورسٹی**
  - ڈاکٹر فہمیدہ تبسم
  - پروفیسر ڈاکٹر وسیم انجم
- **گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد**
  - پروفیسر ڈاکٹر صدف نقوی
- **گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد**
  - پروفیسر ڈاکٹر طارق محمود
  - پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد
  - پروفیسر ڈاکٹر پروین اختر کلو
  - ڈاکٹر ماجد مشتاق
  - ڈاکٹر عبد العزیز ملک
  - ڈاکٹر سمیرا اکبر
  - ڈاکٹر شازیہ امبرین
  - ڈاکٹر حماد رسول
- **بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان**
  - پروفیسر ڈاکٹر فرزانہ کوکب
  - ڈاکٹر محمد خاور نوازش
  - ڈاکٹر محمد آصف
  - ڈاکٹر ریحانہ کوثر

- فرزانہ اعظم لطفی
- عائشہ مسعود

❖ ہزارہ یونیورسٹی

- پروفیسر ڈاکٹر نذر عابد

❖ جامعہ پشاور

- پروفیسر ڈاکٹر روبینہ شاہین

❖ اردو سائنس بورڈ، لاہور

- پروفیسر ڈاکٹر ناصر عباس نیر

❖ دیگر ممتاز اہل علم

- پروفیسر یوسف خشک
- پروفیسر صوفیہ خشک
- پروفیسر ضیاء الحسن
- ڈاکٹر محمد سلمان بھٹی
- پروفیسر ثمینہ گل
- عظمیٰ نورین۔

❖ ترکی:(TR)

- پروفیسر خلیل طوقار
- پروفیسر ڈرمش بلگر
- ڈاکٹر ذکائی کارداس (استنبول)۔

❖ ایران:(IR)

- ڈاکٹر محمد کیومرثی (تہران)
- ڈاکٹر علی بیات۔

❖ مصر:(EG)

- پروفیسر احمد القاضی
- ڈاکٹر ہاجر قدری محمد (الازہر یونیورسٹی، قاہرہ)۔

***

قانونی مشیر

ایڈوکیٹ انیل کمار سنگھ، ایڈوکیٹ سیما سنگھ (دہلی)

زرتعاون

فی شمارہ:۱۰۰۰(ایک ہزار)روپے خصوصی شمارہ:۳۰۰۰(تین ہزار)روپے

سالانہ:(۱۵۰۰۰)(پندرہ ہزار)روپے خصوصی تعاون:۲۵۰۰۰(پچیس ہزار)روپے

Bank Details

🌸 PEACE INDIA FOUNDATION 🌸

Account No. — 51521131001918 💳

IFSC Code — PUNB515210 🏦

مالک، طابع وناشر: پروفیسر ڈاکٹر محمد یحیٰ صبا نے جے کے آفسیٹ پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر "تاریخ ادب اردو"

۲۴۹۶/ دوسری منزل، پنجابی بستی، سبزی منڈی، گھنٹہ گھر، دہلی۔۱۱۰۰۰۷ سے شائع کیا۔

مشمولات

نمبر شمار	عنوان	مقالہ نگار	صفحہ
1	اداریہ	پروفیسر (ڈاکٹر) محمد یحییٰ صبا	9
2	مرزا عبدالقادر بیدل کی شعری جہات	پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف کمال	13
3	پریم چند کا نظریۂ مصوّری	پروفیسر ڈاکٹر احمد امتیاز	20
4	احتساب اور ذمہ داری کا ادبی و فکری تناظر	پروفیسر ڈاکٹر محمد یحییٰ صبا، رمیض مصباحی	29
5	مشرقی ممالک کے مابین اتحاد و یکجہتی...	ڈاکٹر عارف اشتیاق	36
6	ماحولیات اور اردو ادب	ڈاکٹر پشپیندر رکمارنم	48
7	نسائی شعور کی دو جہتیں..........	ڈاکٹر سفینہ	58
8	ایک مشکل، اہم اور عظیم ناول "یولیسس"	ڈاکٹر فضلیت بانو	67
9	ولایت علی خان عزیز اللہ عزیز صفی..	محمد آفتاب عالم، ڈاکٹر سید عباس شاہ	76
10	منشی پریم چند کے افسانے....	ڈاکٹر نیلوفر حفیظ	86
11	بابر نامہ میں پھلوں کا تذکرہ	ڈاکٹر سید مبین زہرا	101
12	عصمت چغتائی: روشنی سے راکھ تک	عالی جناب محمد رفیع	111
13	مرزا اسد اللہ خاں غالب.....	سید شاہ محمد فیضان الحسین	119
14	منظر نگاری کے بنیادی مباحث	فضہ خالد	125
15	اسلوب کے تمہیدی مباحث	سمیہ زیب	135
16	ہندوستان کے اسکولی تعلیم میں تشخیصی نظام..	اعجاز احمد، ڈاکٹر محمد موسیٰ علی	141
17	تحریک آزادی میں اردو زبان و ادب کا کردار	ڈاکٹر پشپیندر رکمارنم	154
18	منشا یاد کے افسانہ "تماشا" کا اسلوبیاتی جائزہ	فضہ خالد	164
19	لفظوں کا سامری مشتاق احمد یوسفی	محمد جاوید احمد (عنبر مصباحی)	181
20	اردو ڈرامے کا سفر	ڈاکٹر محمد طالب	193
21	ترانۂ ہند	سید شاہ محمد فیضان الحسین	202
22	Privatizing Higher	Dr. Sajjad, Arman, Tabassum	203
23	Digital Age and the ...	Dr. Nadeem Ahmed	214
24	DR. B.R. Ambedkar.....	Dr. Km. Seema	221

235	Prof. Suman ‹Pratishtha Rao	The Uniform Civil Code of......	25
248	Karam ‹Dr Gurumayum	Women's Political.....	26
260	Anoushka Sinha	Postcolonial City&The....	27
269	Dr. Nipun Nishant	Construction and	28
287	Dr. Km. Seema, Soni	Women's Empowerment and......	29
303	Dr. Sajjad , Dr. Rahat Hayat	Teacher Readiness in.......	30
313	Dr.Suman Yadav	The Practical Theosophy....	31
321	Vivek	The Social, Economic and.....	32
326	कृष्ण मुरारी, सिमरजित कौर	पालि साहित्य : समाजिक एवं आर्थिक....	33
344	डॉ. सुनयना भाटी	भारतीय ज्ञानपरम्परा में कालमापन.....	34
358	मनीष कुमार, प्रियंका दीक्षित	सरदार पटेल के राजनीतिक और......	35
371	असरा अख्तर	राम और भारतीय राष्ट्रवाद.......	36
378	मनीष कुमार	आधुनिकता के दौर में आदिवासी.....	37
387	Dr. Arun Pratap Singh	आधुनिक नीति…..	38
401	रोहित कुमार	पंडित दीनदयाल उपाध्याय का…….	39
418	मनीष कुमार	भारतीय ज्ञान परम्परा……..	40
429	डॉ. अंश कुमार	भारतीय ज्ञान परम्परा में……..	41
439	पुष्पेंद्र कुमार	भारतीय स्वतंत्रता संग्राम में हिन्दी……	42
450	Nusrat Shaheen	قیصر شمیم کی شاعری............	43

ہندوستانی زبان اور ثقافت پر اردو کا اثر

پروفیسر (ڈاکٹر) محمد یحییٰ صبا

شعبہ اردو کروڑی مال کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

ہم ایک ترقی پسند اور ترقی پر مرکوز تعلیمی دنیا میں شامل ہونے کے خواہشمند ہیں جہاں ہم ایک متحرک ٹیم کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں تاکہ ملک کی پائیدار ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ ہمارا مقصد اپنی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرنا ہے اور ایک اختراعی اور آگے کی سوچ کے حامل کام کے ماحول میں اس اکیڈمک جرنل کے اہداف اور مقاصد کے حصول کے لیے کام کرنا ہے جو ملک کی پائیدار ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

ہمارا ملک ہندوستان امن کا گہوارہ ہے۔ امن ان عظیم تحفوں میں سے ایک ہے جو انسانیت دنیا کو دے سکتی ہے۔ امن محض تنازعات کی عدم موجودگی نہیں ہے بلکہ انصاف، مہربانی اور امید کی موجودگی ہے۔ میں نے معاشرے میں ہم آہنگی، احترام اور افہام و تفہیم کو فروغ دینے کے لیے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کیا۔

میں نے اجتماعی ذمہ داری پر مزید زور دیا کہ نفرت پر احسان، تقسیم پر اتحاد اور تنازعات پر ہمدردی کا انتخاب کریں۔ میں نے تمام انسانیت پر زور دیا کہ وہ ایک ایسے مستقبل کے لیے مل کر کام کریں جہاں علم روشن ہو، انصاف کی بالادستی ہو، اور ہر فرد محفوظ اور قابل قدر محسوس کرے۔

ہندوستان مقامی زبانوں کی ایک وسیع صف کا گھر ہے، جس میں متعدّد تارکین وطن زبانوں کا ذکر نہیں ہے۔ ہندوستان میں "قومی" زبانوں کو سرکاری زبانوں کے طور پر تسلیم کرنے کے نتیجے میں ان زبانوں کو ان اقلیتی زبانوں کے مقابلے میں ایک مراعات یافتہ درجہ حاصل ہوتا ہے جن کے ساتھ وہ آباد ہیں۔ یہ حمایت کسی ایک زبان کی بالادستی کو روکتی ہے، پھر بھی ہندوستان بیک وقت اپنے اقلیتی زبانوں کے حریفوں کو فروغ دے کر مقامی طور پر ان قومی زبانوں کو کمزور کر رہا ہے۔ اس تضاد کو صرف ہندوستانی شناخت کے ترقی پذیر ماڈل کا جائزہ لے کر سمجھا جا سکتا ہے جس کے تحت شناخت کو متغیرّ اور کثیر جہتی کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس کی جڑیں کثیر لسانی سہولت اور شناخت کے واحد، یک سنگی ذریعہ کی عدم موجودگی ہے۔ اگر ہندوستانی شناخت بنانے کے منصوبے کو قومی تعمیر کے طور پر دیکھا جاتا ہے، تو اس بات پر غور کرنا مرکزی ہے کہ ہندوستانی سطح پر زبان کے تنوع کے مسئلے کو کس طرح حل کیا جاتا ہے۔ جرنل قومی شناخت کے تصور اور اس کے تعین میں زبان کے مرکزی کردار کے ساتھ ساتھ زبان کی منصوبہ بندی کے جدید تصورات اس عمل میں کیا لاتے ہیں اس پر بحث کرتے ہوئے شروع ہوتا ہے۔ ہندوستانی زبان کے علاقے کو تلاش کرنے کے بعد، جرنل اس بات پر غور کرتا ہے کہ کیا ہندوستانی زبان کی پالیسی کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے۔ بحث کثیر لسانی تعلیمی پروگراموں، اقلیتی زبانوں کے ساتھ سلوک، اور تارکین وطن کی آبادی کی طرف سے بولی جانے والی زبانوں کے مسئلے پر مرکوز ہے۔ ان تصوراتی اوزاروں اور پالیسی

سروے کو پیش کرنے کے بعد، ایک تجزیاتی فریم ورک متعارف کرایا گیا ہے جو ایک مشترکہ ہندوستانی شناخت کی تخلیق کے سلسلے میں قوم سازی کے عمل کو پیش کرتا ہے۔

زبان مشترکہ ثقافتی شناخت کو فروغ دینے، موثر انتظامی رابطے کو یقینی بنانے، اور قومی اتحاد کو فروغ دے کر قوم کی تعمیر کے لیے ایک بنیادی ستون کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ شہریوں کو جوڑتا ہے، ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھتا ہے، اور تمام خطوں میں مواصلات کو ہموار کرکے اقتصادی انضمام کو آسان بناتا ہے۔ مزید برآں، ایک مشترکہ زبان یا دفتری زبان کی پالیسی قومی شناخت اور متحرک ہونے کو مضبوط کرتی ہے۔

زبان ثقافتی شناخت اور ثقافتی اظہار کے ذرائع کے طور پر کام کرتے ہوئے قوم کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ لوگوں کو اپنی کمیونٹی میں حصہ لینے اور عالمی معلومات اور علمی ذرائع تک رسائی کی بھی اجازت دیتا ہے۔ کسی ملک کی معاشی ترقی کے لیے، انگریزی میں مہارت غیر ملکی سرمایہ کاری، علم اور علاقائی تعلیمی مرکز بننے کے مواقع تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ مزید براں، انگریزی کا علم قومی زبان کو تقویت بخش سکتا ہے اور زبانوں کے درمیان کاموں کے ترجمے کے ذریعے ثقافتی تفہیم کو فروغ دے سکتا ہے۔

اردو فارسی، عربی اور مقامی ہندستانی بولیوں کو ملا کر ایک بڑی زبان کے طور پر تیار ہوئی، جس نے شمالی اور دکن کے علاقوں میں ایک پل کی زبان کا کام کیا۔ اس نے انسانی برادریوں میں رابطے کے ایک مشترکہ ذریعہ کے طور پر کام کیا اور ہندی کے ساتھ گہری تاریخی جڑیں اور اعلی باہمی فہم کا اشتراک کیا ہے۔ اردو زبان، جسے متبادل طور پر ہندوستانی کہا جاتا ہے، ہندوستانی اور دنیا بھر میں ایک زبان کی حیثیت سے لطف اندوز ہوئی۔ اردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ ہماری عظیم تہذیب اور تشخص کی آئینہ دار ہے۔ اردو کو دوسری زبانوں کے غلبے سے بچانے کے لیے اس کے اصل نستعلیق رسم الخط میں لکھنا ناگزیر ہے۔ رومن اردو کا بڑھتا ہوا رجحان ہماری ادبی جڑوں کو کمزور کر رہا ہے۔ جب ہم اردو کے اخبارات اور رسائل خریدتے اور پڑھتے ہیں تو دراصل ہم ان اداروں اور ادیبوں کی قدر کرتے ہیں جو اس زبان کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے اپنے گھروں میں اردو بولنے اور پڑھنے کا ماحول پیدا نہ کیا تو ہماری آنے والی نسل اپنی تاریخ اور ثقافتی ورثے سے کٹ کر رہ جائے گی۔ نئی نسل کی بہتر تعلیم اور تہذیب کی بقا کے لیے بھی اردو ضروری ہے۔ اس لیے اردو کی بقا کے لیے عملی کوششیں وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

مجھے پورا یقین ہے کہ آپ ایک خوشحال ہندوستان کے مستقبل کے معمار ہیں۔ اگر آپ ترقی پزیر ہندوستان چاہتے ہیں تو اسے علم پر مبنی ہندوستان ہونا چاہیے۔ اس لیے آپ علم حاصل کرنے کے لیے یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہیں اور علم کو پھیلانے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ آج کی دنیا میں اعلیٰ تعلیم کے مراکز سے بڑی توقعات اور تقاضے لگائے جاتے ہیں۔ موجودہ صدی سیکھنے کے لیے نئے طریقوں اور اختراعی سوچ کا مطالبہ کرتی ہے۔ مخصوص علم کا حصول نہ صرف اس نظم و ضبط کے بارے میں جس سے وہ تعلق رکھتے ہیں بلکہ ماحولیات، صحت اور شہریت کے بارے میں بھی ان کی اخلاقی اقدار اور رویوں کو بہتر بنائے گا۔ ہماری تیزی سے بدلتی ہوئی اور ایک دوسرے پر منحصر دنیا میں، یونیورسٹیوں کو نہ صرف اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ طلباء بنیادی مضامین میں ٹھوس مہارتیں حاصل

کریں، بلکہ یہ بھی کہ وہ ذمہ دار مقامی اور عالمی شہری بنیں، نئی ٹیکنالوجیز کے ساتھ آسانی سے اور مقامی اور عالمی چیلنجوں کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کے قابل ہوں۔ عالمی سطح پر جانا بین الاقوامی امن، ہم آہنگی اور خوشحالی کا نسخہ ہے۔ اس کے علاوہ، ایک بات یاد رکھیں؛ تعلیم اور اس کی تمام شکلیں اس کی پرورش کرنے والوں کو تاج پہناتی ہیں۔ کردار سازی تعلیم کا ایک اہم پہلو ہے۔ یہ ہمارا سماجی سرمایہ ہے۔ کردار کی مضبوطی میں ایمان، نظم وضبط، برداشت، صبر، اشتراک، دیکھ بھال اور ہمدردی شامل ہے۔ ہمارے اداروں میں ان خصوصیات کی نشوونما سے ہمیں اعتماد کی کمی اور عدم برداشت کو کم کرنے میں مدد ملے گی جو آج ہمارے معاشرے میں رائج ہے۔ اس لیے آئیے، علم پر مبنی خوشحال ہندوستان کی تعمیر کے لیے مل کر کام کریں۔

زبانیں نہ صرف تقریری گروپ کی روحانی اور اصل شناخت کے لیے ضروری ہیں بلکہ ثقافتی تنوع کے لیے بھی ضروری ہیں۔ فلسفیانہ یا جمالیاتی نقطہ نظر سے 'لسانی پگھلاؤ' انتہائی افسوسناک ہے کیونکہ یہ تاریخ کی بازیافت کے ہمارے امکانات کو محدود کر دیتا ہے۔ اردو زبان، جو اپنی تہذیب کی دولت کے لیے جانی جاتی ہے، سرکاری طور پر حمایت یافتہ زبانوں کے لیے زمین کھو رہی ہے اور اس کی شناخت کو بڑے کٹاؤ کا سامنا ہے۔ تہذیب و تمدن نہ صرف حکمت کے اصول ہیں بلکہ تاریخ کے نگہبان بھی ہیں۔ اردو زبان اور ادب جو صدیوں پر محیط مشترکہ ثقافت کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ زبان مورخین کے بیانات نہیں ہیں بلکہ یہ عام لوگوں کی رائے اور فہم کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس زبان کے ذریعے ماہرین بشریات، تاریخ دانوں اور ماہرین عمرانیات کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مقامی زبانیں اس خطے کی حقیقی تاریخ کو سمیٹتی ہیں جو کسی قسم کے تعصب سے پاک ہے۔ اداریہ اس سفارش کے ساتھ ختم ہوتا ہے کہ انسانی زبان کی صلاحیت میں ہماری بصیرت کو بڑھانے، اردو کے علم و دانش کو محفوظ رکھنے اور ہندوستان کے جڑے سے وجود کو قبول کرنے کے لیے اردو زبانوں کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے جس کے نتیجے میں ایک شناخت بن سکتی ہے۔

یہ اداریہ ہندوستان میں بولی جانے والی ثقافت اور مختلف زبانوں پر اردو کے اثرات کے گہرے مطالعہ پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس میں میڈیا اور تعلیم میں اردو کے اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

اداریہ مختلف مضامین کے قریب سے پڑھنے کے ذریعے معیاری نقطہ نظر پر مبنی ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ مادری زبانیں اور ہندوستان کی ثقافت اردو زبان سے متاثر ہو رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ اداریہ ثقافتوں، زبانوں اور بدلتے ہوئے اصولوں میں دلچسپی رکھنے والے محققین کو اپیل کر سکتا ہے۔

ہیومینٹیز، اردو اور ہندی کے ہمیشہ بدلتے ہوئے منظرنامے کو مسلسل تلاش اور مکالمے کی ضرورت ہے۔ ہیومینٹیز میں عصری مسائل، اور اردو ہندی ریسرچ قارئین، اسکالرز، اور پریکٹیشنرز کو موجودہ رجحانات، چیلنجوں اور ان باہم منسلک شعبوں میں مواقع کے بارے میں جامع تفہیم فراہم کرنے کے لیے ایک سنجیدہ کوشش ہے۔

یہ حجم پہلے ایڈیشن میں رکھی گئی بنیاد پر استوار ہے اور اس تحقیق کو پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے جو نہ صرف نظریاتی طور پر درست ہے بلکہ عملی طور پر بھی متعلقہ ہے۔ اس جلد کی شراکتیں ڈیجیٹل ادب اور پائیدار زبانوں کے طریقوں میں ابھرتے ہوئے رجحانات سے لے کر ادبی شکلوں کے سماجی ثقافتی مطالعات اور ہندوستانی ثقافتی تنظیمی رویے کے مختلف موضوعات کی عکاسی کرتی ہیں۔

تجرباتی تحقیق کو تصوراتی بصیرت کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے، جرنل کا مقصد عصری مسائل کی کثیر جہتی نوعیت اور نظریہ اور عمل کے درمیان متحرک تعامل کو اجاگر کرنا ہے۔

یہ جریدہ تجربہ کار ماہرین تعلیم، ماہر تعلیم، اور ابھرتے ہوئے محققین کے ذریعہ تصنیف کیا گیا ہے، جو نقطہ نظر اور تجربات کا ایک بھرپور موزیک اکٹھا کرتا ہے۔ آج کی عالمگیریت اور ٹیکنالوجی سے چلنے والی دنیا میں، بین الضابطہ تحقیق کی مطابقت کو زیادہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ سماجی سائنسدان انسانی رویے، سماجی حرکیات، اور پالیسی کے مضمرات کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ اردو بنیادی طور پر ہیومینٹیز کے اسکالرز زبانوں کے بدلتے ماحول سے خطاب کرتے ہیں۔ جبکہ ادبی تحقیق انسانیت اور قیادت، اختراع اور کثیر الثقافتی تنظیمی کارکردگی کے لیے حکمت عملی پیش کرتی ہے۔

یہ جریدہ بین الضابطہ مکالمے اور شواہد پر مبنی فیصلہ سازی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، جو قارئین کو عصری کثیر لسانی اور کثیر الثقافتی، کثیر سماجی اور کثیر اخلاقی ماحول کو تشکیل دینے والے عوامل کے بارے میں ایک باریک بینی سے آگاہ کرتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ جرنل پوسٹ گریجویٹ طلباء، محققین، ماہرین تعلیم، اور جدید دنیا کی پیچیدگیوں کو جرنل میں شائع ہونے والی تحریروں کی روشنی میں سمجھنے اور ان سے نمٹنے کے لیے پیشہ ور افراد کے لیے ایک قیمتی وسیلہ کے طور پر کام کرے گا۔ یہ تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اختراعی خیالات کو فروغ دیتا ہے، اور معاشرے، اخلاقی اور ثقافت اور حکمرانی کو متاثر کرنے والے اہم مسائل پر باخبر بحث کو فروغ دیتا ہے۔ ہم تمام تعاون کرنے والوں کا ان کی لگن اور علمی سختی کے لیے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان کی تحقیق اور بصیرت نے اس تالیف کو ممکن بنایا ہے۔ ہم اس جلد کے معیار اور ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے جائزہ نگاروں اور ادارتی ٹیم کی کوششوں کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔

ایڈیٹر

مرزا عبدالقادر بیدل کی شعری جہات

پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف کمال

صدر شعبہ اردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، بھکر

ابوالمعانی مرزا عبدالقادر بیدل (۱۶۴۴۔۵ دسمبر ۱۷۲۰ء) نے شاعری میں بھی طبع آزمائی کی اور نثر میں بھی رنگین و مقفع و مسجع نمونے پیش کیے۔ اس حوالے سے ان کی خودنوشت سوانح عمری ''چہار عنصر'' بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

بیدل کے شاگرد اور بعض ارادت مندے انھیں بہت اعلیٰ مقام کا حامل سمجھتے اور قرار دیتے تھے۔ انھوں نے ہمیشہ اپنے زبردست قوتِ حافظہ اور تخلیقی جوہر کے سبب مخالفین کو شکست دی۔ انھیں کبھی کسی ادبی معاملے یا شعری محاذ پر پسپائی اختیار نہیں کرنا پڑی۔ بقول خوشگو: بیدل کی زندگی میں ان کے حریفوں کو ہمیشہ خفت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ (۱)

ان کے ارادتمند بعض تو ایسے تھے جو انھیں شبلی و جنید کا ہم پایہ قرار دیتے تھے۔ (۲) اسی کی روشنی میں بیدل اپنے بارے میں ایک رباعی میں لکھتے ہیں:

بیدل بدو روزہ عمر مغرور مشو
بنیاد تو نیستی است معمور مشو
ہر چند ابدال وقطب و گوشت خوانند
اے خاک بایں غبار مسرور مشو

(بیدل زندگی کے جو یہ دن ملے ہیں اس پر غرور مت کر۔ تیری بنیاد تو نیستی پر ہے۔ آباد مت ہو۔ اگرچہ تجھے لوگ ابدال، قطب غوث سمجھیں۔ مٹی میں مل کر مٹی ہونے والے اس خاک پر غبار پر مت خوش ہو۔)

ان کے لکھے ہوئے اشعار کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ شروع میں انھوں نے رمزی تخلص اختیار کیا اور بعد میں بیدل تخلص کرنے لگے۔ جہاں دوسرے بے شمار شعراء کرام ان کے کلام کے دلدادہ ہیں وہاں غالب اور علامہ اقبال بھی ان کے فن شاعری کے معترف دکھائی دیتے ہیں۔ بیدل کی شاعری میں جہاں دوسرے بے شمار موضوعات ملتے ہیں وہاں ان کے ہاں تصوف کی شاعری بھی ہے جسے پڑھ کر حیات بخش تازگی کا احساس ہوتا ہے۔ بقول خواجہ عباداللہ اختر:

”بیدل محض باتونی نہیں وہ انفس وآفاق کا مشاہدہ غائر نظر سے کرتا ہے اس کے کلام میں صرف شاعرانہ تخیل حسین الفاظ کے زیور سے آراستہ نہیں حکیمانہ تفکر بلند پایہ بھی ہے۔ یہ صرف دعویٰ نہیں، دلیل اس کا کلام ہے اگرچہ اس کے کلام کا موضوع وہ سب کچھ ہے جو زندگی کے ہر ایک شعبے میں مشاہدہ ہوتا ہے مگر ہم نے ایک خاص موضوع کو نمایاں کیا ہے اور یہ فلسفۂ خودی اور بیخودی ہے اسے ہمارے زمانے میں علامہ اقبال نے واضح کیا۔“(۳)

بیدل اس زندگی اور انسانی ہستی کی گتھی کو سلجھانے میں لگے رہے اور اس حوالے سے انھوں نے اقبال کی طرح سیاسیات اور معاشیات سے سروکار نہ رکھا بلکہ خود شناسی سے کام لیتے ہوئے اسرارِ کائنات اور رازِ ہستی تک پہنچنے کی کوشش کی۔

بیدل پہ ایک کابلی نامی صوفی کے گہرے اثرات تھے۔ جس کی وجہ سے انھوں نے روحانیت کا سبق حاصل کیا اور مولانا رومی کی طرح وہ بھی اس صوفی کے کھو جانے کے کے بعد بے قرار رہے اور دو سال تک ویرانوں اور جنگلوں میں بھٹکتے رہے۔ جس کی وجہ سے انھوں نے درویشی بھی اختیار کی۔

وہ لسانی حوالے سے شاعری کو معنی کے تابع قرار دیتے ہیں۔ وہ لفظی حسن پہ خاص طور پر توجہ دیتے۔ الفاظ کے استعمال میں وہ شعوری طور پر بہت محتاط رویہ اختیار کرتے۔

بیدل نے مختلف اصناف سخن غزل، مثنوی، قصیدہ، قطعہ، رباعی میں طبع آزمائی کی۔ اور ہر صنف میں اپنے کلام کو عروج تک پہنچایا۔ بیدل کے پسندیدہ موضوعات میں ریاضت و معرفت، تصوف، حق شناسی، خود شناسی، تصوف و عرفان ہیں۔ انھوں نے مختلف نکات اور اصطلاحات کی تشریحات سے بھی کام لیا۔

بیدل وحدت الوجود اور وحدت الشہود دونوں کے قائل نظر آتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ دونوں نظریے نتائج کے حوالے سے ایک ہی جیسے ہیں۔ کہیں کہیں وہ مولانا رومی کے خیالات سے بھی متاثر نظر آتے ہیں۔ بقول سید احسن الظفر:

”بیدل کے خیالات کا خلاصہ یہ ہے کہ جمال مطلق تک رسائی اسی وقت ممکن ہے جب ”تعین“ کا لباس اتار کر اس کی ذات میں اس طرح گم ہو جائیں کہ اپنی ہستی کا احساس تک ہمارے صفحہ ذہن پر باقی نہ رہے کیونکہ وہ باقی ہے اور ہم فانی ہیں۔ فانی باقی تک کیونکر رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ پہلے اپنے وجود کے اس رنگ کو مٹادیں اور 'اس ہستی' کے اندر کھو جائیں۔(۴)

وہ کئی جگہ اپنی بات کو تمثیلی انداز میں بھی بیان کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔

انھوں نے اپنی شاعری میں رموز و نکات کے لیے سبک ہندی کا استعمال کیا جسے سبک اصفہانی بھی کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے بیدل کا اسلوب آسانی کے بجائے پیچیدگی کی طرف مائل ہے۔ بیدل ہی کے زیر اثر مرزا غالب کی شاعری میں بھی پیچیدہ خیالی، اور کثرت معنی کی خصوصیات ملتی ہیں۔

بقول مرزا غالب:

طرزِ بیدل میں ریختہ کہنا
اسد اللہ خاں قیامت ہے

مرزا غالب کے تمام تذکرہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ بالخصوص ابتدا میں وہ مرزا عبدالقادر بیدل سے بڑے متاثر ہوئے۔یہی نہیں بیدل کے دو مثنویوں ''طور معرفت'' اور ''محیط اعظم ''کے قلمی نسخے غالب کی ملکیت میں تھے۔جو کہ اب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی ملکیت ہیں۔ان پہ غالب کی مہر بھی لگی ہوئی ہے اور ''طور معرفت'' کی تعریف میں ان کا شعر بھی تحریر ہے۔(٦)

ازین صحیفہ بنوعِ ظہورِ معرفت است
کہ ذرہ ذرہ چراغان طور معرفت است

غالب نے بیدل کا مطالعہ کیا اور ان سے شعری وفکری فیض حاصل کیا۔انھوں نے بیدل کی ان مثنویوں کو پڑھا ہی نہیں بلکہ ان سے اثرات بھی لیے۔

غالب کے درج ذیل شعر میں ''نورِ معرفت'' کی باز گشت سنائی دیتی ہے۔

دلِ ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر
ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

غالب بیدل کی تخیل آفرینی، رنگین خیالی، چمن ایجادی، طرزِ بہاری اور تازہ گوئی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے:

اسد ہر جا سخن نے طرحِ باغِ تازہ ڈالی ہے
مجھے رنگِ بہار ایجادیِ بیدل پسند آیا

جہاں تک علامہ اقبال کا تعلق ہے تو علامہ اقبال بھی بیدل اور ان کے فکر وفن کے معترف نظر آتے ہیں۔

مرزا عبدالقادر بیدل کے حوالے سے علامہ اقبال کے ایک مضمون Bedil in the Light of Beergson (مطالعہ بیدل فکرِ برگساں کی روشنی میں) سے ان کی بیدل اور برگساں سے فکری روابط کی جھلک ملتی ہے۔اقبال بیدل کے فلسفہ حیات سے متاثر تھے۔اور اس حوالے سے انھوں نے بیدل اور غالب کا کئی جگہ فکری تقابل بھی کیا۔اقبال یہ بھی جانتے تھے کہ بیدل کا شعری اسلوب جس طرح فارسی میں ہے اس طرح اردو میں رواج نہ پا سکا۔اقبال کے خیال میں بیدل کی شاعری میں مشرقیت کی روح رواں دواں دکھائی دیتی ہے۔علامہ اقبال نے بیدل کے کئی اشعار کی تضمین بھی کی ہے جس سے ان کی بیدل شناسی کا سراغ ملتا ہے۔

بانگ درا میں ''مذہب'' کے عنوان سے شامل نظم میں اقبال بیدل کو مرشدِ کامل قرار دیتے ہیں۔اقبال تصوف کے باب میں بھی بیدل کے تصوف کو سکون کی بجائے متحرک قرار دیتے ہیں۔(٧)

بیدل اور اقبال کے خیالات میں مماثلت پائی جاتی ہے۔اسی فطری اور فکری مناسبت کی وجہ سے علامہ اقبال بیدل کے بڑے مداح تھے اور نوجوانوں کو بیدل کے مطالعے کی دعوت دیتے تھے۔کیونکہ ان کی نظم ونثر کا ایک ہی منتہائے مقصود تھا کہ انسان کواس کے مقام سے آگاہ کرکے اسے دوعالم کی سروری کے قابل بنایا جائے۔(۸)

حرکت اور جدو جہد بیدل کے کلام کا مرکزی خیال ہے۔اسی لیے وہ گوشہ نشینی اور ایک ہی جگہ پڑے رہنے کے بجائے حرکت اور جہد مسلسل کوانسانی زندگی کی ترقی کے لیے اہم سمجھتے ہیں۔

وہ عالمگیر قسم کی اخوت اور ہمدردی کے قائل ہیں۔ اور اس کے لیے انسان کے دل میں سوزوگداز ہونا بہت ضروری ہے۔وہ انسانوں کے لیے سنگ دلی کو برا سمجھتے ہیں۔افراط زر کو وہ اسی لیے اچھا نہیں سمجھتے کہ اس سے انسانی ہمدردی کے بجائے دولت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔دولت اور افراط زر کو وہ صرف اس شکل میں سراہتے ہیں کہ اس سے انسانوں کی مشکلات کے حل کے لیے استعمال کیا جائے اور دنیا کی فلاح و بہبود کو سامنے رکھا جائے۔نہ کہ اسے عیش پرستی اور انسانوں کے استحصال کے لیے حربے کے طور پر استعمال کیا جائے۔

بیدل خود شناسی کو خود گدازی کے ساتھ ملاکر پیش کرتے ہیں۔وہ خود شناسی کو چشم بصیرت اور کائنات کے رازوں کے انکشاف کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔

جس طرح مولانا رومی نے اپنے خیالات کو پیش کرنے کے لیے بانسری کی تشبیہ کو استعمال کیا اسی طرح بیدل نے بھی زیادہ تر آئینہ کی تشبیہ استعمال کی ہے۔آئینہ جو صورت کی عکاسی کے بعد خود غائب ہوجاتا ہے۔بیدل اس دنیا کی پراسراریت، زندگی کے ظاہرو مخفی پہلوؤں اور کائنات کی ہزاروں لاکھوں رنگوں کو آئینے کی مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

منظور بتاں ہر کہ شود، حسرتس از ماست

یار آئینہ می بیندو،آبس دل ما

ترجمہ:محبوب کا مقصد جو بھی ہو،ان کی حسرت ہم ہیں۔میرا دوست آئینہ دیکھتا ہے اور ہمارا دل بھر آتا ہے۔

آئینہ ایک ایسی علامت ہے جسے بیدل تصوف کے باب میں حق اور سچائی کی دریافت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔آئینہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور ہر شے کو اس کی تمام خوبیوں اور خامیوں سمیت ظاہر کردیتا ہے۔

بیدل کی مثنوی ''طور معرفت'' بارہ سو اشعار پر مشتمل ہے جو کہ انھوں نے دو دن میں مکمل کی۔جیسے جیسے پڑھتے ہیں تو لگتا ہے کہ اس مثنوی میں ان کا جوشِ بیاں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔بیدل خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں ہیں کہ ان کے احساسات اور کیفیات کے نجانے کتنے پہلو ابھی تشنہ ہیں جنھیں زبان کی حدود میں لاکر بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔

بیدل خود اپنے ایک رقعے میں اس مثنوی کو''یک عالم چراغاں وصد ہزار گوہر معنی بداماں'' کہتے ہیں۔(۱۰)

'طور معرفت' یہ مثنوی انھوں نے میوات میں قیام کے دوران لکھی۔ اس مثنوی میں انھوں نے مناظر کے حسن و جمال، حسن آفرینی، دلکش منظر نگاری کے ساتھ ساتھ حقیقت اور معنی کی دریافتوں کا فریضہ بھی سرانجام دیا ہے۔ انھوں نے اس مثنوی میں جزئیات نگاری سے بھی کام لیا ہے۔ جس کی وجہ سے شاعری کی لطافت، گل خیزی اور تبسم آفرینی دوچند ہوگئی ہے۔ کہیں بادل گھرے ہوئے ہیں، کہیں بارش کے قطرے رم جھم کر رہے ہیں۔ کہیں قوسِ قزح اور کہیں شفق آسمان کو سنہراپن عطا کر کے جنت نگاہی کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔ انھوں نے اپنے الفاظ کی طلسم نگاری سے خشت و سفال اور پتھروں کو بھی لازوال حسن بخش کے ذوقِ جمال سے مرقعِ حسن بنا دیا ہے۔ یہاں احساسِ جمال اور حسنِ تخیل کا کامل ادراک ملتا ہے۔

بیدل کی شاعری میں جس قسم کی تشبیہات، علامات اور استعارات کا ذکر ملتا ہے وہ اپنی جگہ اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے کلام میں فصاحت وبلاغت کے نمونے ملتے ہیں۔ بیدل کی شاعری معنی آفرینی کی وجہ سے مشہور ہے۔ وہ لفظوں سے نئے نئے معنی پیدا نے کے وصف سے مزین تھے۔

اس مثنوی میں انھوں نے اسرا کائنات کا ذکر کرتے ہوئے وحدت کو اس کی جزئیات سمیت بیان کیا ہے۔ اس نے اپنے فن شاعری کے ذریعے زندگی کو اس کے مختلف جلووں سمیت آشکار کیا ہے۔ وہ تخلیق کائنات اور اس کی ہمہ گیری وہمہ رنگی کو جس خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں وہ قابلِ رشک ہے۔

وہ خود شناسی کو سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں۔

معمائی معمائی معما
اگر خواہی کشودن چشم بہ کشا

وہ دیکھنے والی آنکھ کے لیے رازوں کے منکشف ہونے کی بات کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ عالم گیر سطح پر جنونِ عشق کی افادیت سے واقف ہیں۔

بیدل کی اس مثنوی میں زر پرستی کے مضمرات، انسان کی قدر وقیمت، امرا کی سنگ دلی، گوشہ نشینی کے بجائے عمل اور جہدِ مسلسل، مسائل تصوف، انسان کا وصفِ خود آگاہی جیسے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

بیدل دراصل اس کائنات اور اس کے اسرار کو سمجھنے کے لیے صرف نگاہِ شوق کی موجودگی ہی کو ضروری نہیں سمجھتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دلِ بے تاب کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔ وہ جنونِ عشق کو اس کائنات کی رنگینیوں کو سمجھنے کے لیے اس کی جاذبیت اور اس کی افادیت کے قائل ہیں۔

وہ لالچ، حرص کو اچھا نہیں سمجھتے بلکہ اسے پست قسم کی چیز قرار دیتے ہیں۔ ان کی شاعری اعلیٰ اقدار اور اخلاق کی شاعری ہے۔

بیدل کا تخیل نادر اور کمیاب ہے۔ اس کے شعری اسلوب میں ندرت و دلکشی ملتی ہے۔ ان کی مثنوی طور معرفت کو پڑھ کر ان کے احساس جمال کا پتہ چلتا ہے۔ اور ان کے ذوق، لطافت کا بھی۔ وہ احساس جمال کے لیے جسمانیت کے بجائے حسین و جمیل روح کی طرف ملتفت ہونا پسند کرتے ہیں۔ اور اس حوالے سے وہ اس کائنات اور اس میں موجود مظاہر فطرت کی حسن پروری سے متاثر ہوتے ہیں۔

بیدل کی غزل بھی اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہے۔ ان کا ذہن رسا جب طبع رواں سے ملتا ہے تو تخیل کے نئے نئے شگوفے کھلاتا ہے۔

اپنی شاعرانہ اسلوب کے حوالے سے بیدل لکھتا ہے:

مباش غافل از انداز شعر بیدل ما
شنیدنی است نوائی کہ کم نواختہ اند

بیدل کی شاعری کے اسلوب سے غفلت نہیں برتو۔ اس لے میں بہت کم لوگ نغمہ سرائی کرتے ہیں وہ سننے کی چیز ہے۔

بیدل کی شاعری میں زیادہ کمال لفظوں کے برتاؤ کا ہے جو وہ استعمال کرنے کا ہنر بدرجہ احسن جانتے ہیں۔

بیدل کی کیا غزل، کیا مثنوی، کیا قصیدہ اور کیا دیگر اصناف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے منتخب، رنگیں اور خوش آہنگ الفاظ کے انتخاب میں مخصوص ذوق اور مہارت کا ثبوت دیا ہے جیسے وہ ان الفاظ کی روح، مزاج اور محل استعمال سے پوری طرح واقف ہو۔ ایک لفظ مختلف مقامات میں استعمال ہوتا ہے لیکن اگر کوئی اس کی روح، مزاج، محل استعمال اور کیفیت استعمال سے پوری طرح واقف نہیں ہے تو وہ سابق ولاحق الفاظ کی قطار میں اس کے حسن وزیبائی کو مشکل سے نبھا سکتا ہے فصاحت وبلاغت کی یہ ایک لازمی شرط ہے۔"(۱۱)

بیدل اپنی غزلوں، مثنویوں اور قصیدوں میں لطافت اور فصاحت پیدا کرنے کا ہنر جانتا ہے۔ وہ الفاظ کی خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ ہے۔ اسی لیے دیکھ بھال کر لفظوں کا انتخاب کرتا ہے۔ ان کے خیال میں ہر لفظ اپنی اپنی جگہ منفرد خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اور دوسرے لفظ کے مماثل اور مترادف نہیں ہوتا۔ اس کی جداگانہ شناخت اور مزاج ہی اس کے استعمال اور معنی کو منفرد ظاہر کرتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ بندرابن داس خوشگو، سفینۂ خوشگو دفتر ثالث، پٹنہ، لیتھیو پریس، ص ۱۱۷، ۱۱۶

۲۔ ایضا، ص ۱۱۵

۳۔ عرض حال، بیدل از خواجہ عباداللہ اختر، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، طبع سوم ۱۹۸۸ء، ص ۳

۴۔ مرزا عبدالقادر بیدل۔ حیات اور کارنامے، جلد دوم، رام پور، رام پور رضا لائبریری، ۲۰۰۹، ص ۴۷۶

۵۔ دیوان غالب (اردو)، نئی دہلی، غالب انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۸۶ء، ص ۲۳۵

۶۔ عبدالمغنی ،ڈاکٹر، روحِ بیدل، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۸ء، ص ۱۳۷، ۱۳۶

۷۔ مطالعہ بیدل فکر برگساں کی روشنی میں تصنیف علامہ اقبال، ترتیب و ترجمہ ڈاکٹر تحسین فراقی، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۵۵ء طبع دوم، ص ۸

۸۔ عبدالمغنی ،ڈاکٹر، روحِ بیدل، ص ۱۵۸

۹۔ بیدل، کلیات دیوان بیدل (با مقدمہ حسین آہی) نشر فروغی، ۱۳۶۶ش، ص ۱۳۵

۱۰۔ عبدالمغنی ،ڈاکٹر، روحِ بیدل، ص ۱۴۴

۱۱۔ احسن الظفر ،سید، ڈاکٹر، مرزا عبدالقادر بیدل کے حیات اور کارنامے، جلد دوم، رام پور، رام پور رضا لائبریری، ۲۰۰۹ء، ص ۹۹

***

Advisory Board (India)

Delhi

- *Dr. Fayaz Alam – Delhi*
- *Shakeeba Umar – Delhi*
- *Prof. (Dr.) Qazi Obaid ur Rehman Hashmi – Ex-Head, Department of Urdu, Jamia Millia Islamia, Delhi*
- *Prof. (Dr.) Khalid Mahmood – Ex-Head, Department of Urdu, Jamia Millia Islamia, Delhi*

Kolkata

- *Dr. Naushad Momin – Kolkata*

Allahabad

- *Dr. Danish Allahabadi – Allahabad*

Muzaffarpur

- *Prof. Aale Zafar – Muzaffarpur*

Araria

- *Deen Raza Akhtar – Araria*
- *Dr. Muhammad Shahzad Shams – Araria*

Munger

- *Dr. Zain Shamsi – Munger*

Purnia

- *Maulana Rizwan Nadvi – Purnia*

Patna University

- *Dr. Muhammad Mahmood Alam – Department of Persian, Patna University*
- *Dr. Muhammad Abul Kalam Azad – Department of Persian, Patna University*

Aligarh Muslim University

- *Prof. Jahangeer Ahmad Warsi – Aligarh Muslim University*

Lucknow University

- *Prof. Abbass Raza Nayyar – Head, Department of Urdu, Lucknow University*

Amravati (Maharashtra)

- *Wasim Farhat Alig – Amravati, Maharashtra*

Advisory Board (International)

EG Egypt

- *Professor Ahmad Al-Qazi – Cairo University, Egypt*
- *Professor Yusuf Amir – Cairo University, Egypt*
- *Dr. Hajra Qadri Muhammad – Department of Urdu Language and Literature, College of Humanities, Al-Azhar University, Cairo*

TR Turkey

- *Professor Halil Toker – Istanbul University*
- *Professor Durmuş Bulgur – Istanbul University*
- *Dr. Zekai Kardas – Istanbul, Turkey*
- *Dr. Ali Bayat – Istanbul, Turkey*

IR Iran

- *Dr. Muhammad Qayoomersi – Tehran University, Iran*

TJ Tajikistan

- *Professor Dr. Haider Qurbanoof – Chairman, Department of Urdu, Tajikistan University*

PK Universities in Pakistan

University of Sindh, Jamshoro

- *Professor Yusuf Khushk*
- *Professor Sofia Khushk*
- *Professor Ziaul Hassan*

National University of Modern Languages (NUML), Islamabad

- *Dr. Saima Nazir – Assistant Professor, Department of Urdu Language & Literature*
- *Professor Dr. Ambreen Tabassum – Department of Urdu*
- *Professor Dr. Fouzia Aslam – Department of Urdu*
- *Dr. Samina Siddiqui – Department of Urdu*
- *Dr. Sobia Saleem – Department of Urdu*
- *Dr. Nazia Malik – Department of Urdu*

Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Islamabad

- *Professor Dr. Waseem Anjum – Department of Urdu*
- *Dr. Fehmida Tabassum – Head, Department of Urdu*

International Islamic University, Islamabad

- *Dr. Ghazal Yaqub – Department of Urdu*

Government College University (GCU), Faisalabad

- *Dr. Abdul Aziz Malik – Department of Urdu*
- *Dr. Sumaira Akbar – Department of Urdu*
- *Professor Dr. Tariq Mahmood – Department of Urdu*
- *Professor Dr. Saeed Ahmad – Department of Urdu*
- *Professor Dr. Parveen Akhtar Kallu – Department of Urdu*
- *Dr. Majid Mushtaq – Department of Urdu*

Government College Women University, Faisalabad

- *Professor Dr. Sadaf Naqvi – Head, Department of Urdu*

GC Women University, Sialkot

- *Dr. Rifaat Chaudhry – Department of Urdu*

Bahauddin Zakariya University, Multan

- *Professor Dr. Farzana Koukab – Chairperson, Department of Urdu*
- *Dr. Muhammad Khawar Nawazish – Department of Urdu*
- *Dr. Muhammad Asif – Department of Urdu*
- *Dr. Shazia Umbrin – Department of Urdu*
- *Dr. Hammad Rasool – Department of Urdu*

University of Sargodha

- *Professor Dr. Aamir Sohail – Chairman, Department of Urdu*
- *Dr. Samira Ijaz – Department of Urdu*

Hazara University, Mansehra

- *Professor Dr. Nazar Abid – Chairman, Department of Urdu*

University of Peshawar

- *Professor Dr. Robina Shaheen – Department of Urdu*

Government College University, Lahore

- *Dr. Muhammad Salman Bhatti – Department of Urdu*

Other Pakistani Scholars / Writers / Journalists

- *Professor Sameena Gul – Pakistan*

- *Uzma Noreen – Pakistan*
- *Dr. Rehana Kausar – Pakistan*
- *Farzana Azam Lutfi – Pakistan*
- *Ayesha Masood – Journalist, Islamabad*
- *Professor Dr. Nasir Abbas Nayyar – Director General, Urdu Science Board, Lahore*

Legal Advisors

Advocate Anil Kumar Singh, Advocate Seema Singh (Delhi)

Editorial Board

Name	*Details (Affiliation)*
Prof. Qazi Obaidur Rahman Hashmi	*Dept. of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi*
Prof. Dr. Khalid Mahmood	*Dept. of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi*
Prof. Nadeem Ahmad	*Dept. of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi*
Prof. Mohd Kazim	*Dept. of Urdu, Delhi University, Delhi*
Prof. Dr. Ahmad Imtiaz	*Dept. of Urdu, Delhi University, Delhi*
Prof. Dr. Mohd Mohsin	*Dept. of Urdu, Kirori Mal College, Delhi University*
Prof. Mohd Raziur Rahman	*Head, Dept. of Urdu, Gorakhpur University, Gorakhpur*
Prof. Mohd Ali Jauhar	*Dept. of Urdu, Aligarh Muslim University, Aligarh*
Prof. Mohd Qamar ul Huda Faridi	*Dept. of Urdu, Aligarh Muslim University, Aligarh*
Prof. Kausar Mazhari	*Dept. of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi*
Prof. Imran Andalib	*Dept. of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi*
Prof. Azra Abidi	*Dept. of Sociology, Jamia Millia Islamia, New Delhi*
Dr. Sajjad Ahmad	*Dept. of Education, Jamia Millia Islamia, New Delhi*
Prof. Dr. Mushtaq Alam Qadri	*Dept. of Urdu, Delhi University, Delhi*
Prof. Dr. Saifuddin Ahmad	*Dept. of History, Delhi University, Delhi*
Prof. Dr. Balram Shukla	*Dept. of Sanskrit, Delhi University, Delhi*
Prof. Aftab Ahmad Afaqi	*Dept. of Urdu, Banaras Hindu University, Banaras*
Prof. Dr. Shahid Razmi	*Head, Dept. of Urdu, Munger University, Bihar*
Prof. Pramod Kumar Bharti	*Dept. of Sanskrit, Municipal PG College, Mussoorie, Uttarakhand*
Dr. Qazi Naveed	*Head, Dept. of Urdu, Maulana Azad College of Arts, Science & Commerce, Aurangabad, Maharashtra*
Mr. Qaiser Raza	*Education Officer, Govt. of Jharkhand*
Mohd Rafi	*State Convener, National Teachers Organization, Bihar*
Maulana Mohd Shahid Adil Qasmi	*Principal, Madrasa Yateem Khana, Araria*
Dr. Mujeeb Ahmad Khan	*Kirori Mal College, Delhi University*
Dr. Nadeem Ahmad	*Kirori Mal College, Delhi University*
Dr. Abid Qureshi	*Dept. of Urdu, Ghazi University, Dera Ghazi Khan*

Dr. Mohd Syed Ali	*Dept. of Urdu, Ghazi University, Dera Ghazi Khan*
Prof. Dr. Azmat Rubab	*Dept. of Urdu, Women's University*
Prof. Dr. Fazeelat Bano	*Minhaj University*
Prof. Dr. Shazra Hussain Shar	*Chairperson, Dept. of Urdu, University of Sindh*
Dr. Arif Ishtiaq	*Dept. of Urdu, Satyawati College, Delhi University*
Dr. Pushpendra Kumar Nim	*Dept. of Urdu, Kirori Mal College, Delhi University*

Subscription Rates

- **Per Issue:1000**
- **Special Issue:3000**
- **Annual:15000**
- **Special Support:25000**

Bank Details:

🌸 PEACE INDIA FOUNDATION 🌸

💳 Account No. — 51521131001918

🏦 IFSC Code — PUNB515210

Published and printed by

Professor Dr. Md Yahya Saba

at JK Offset Printing Press and distributed from:

2696 2nd Floor, Punjabi Basti, Sabzi Mandi, Ghanta Ghar, Delhi-110007

Patron-in-Chief:

Professor Irteza Karim

Professor Rakesh Kumar Pandey (Department of Physics, Kirori Mal College, Delhi University)

Quarterly **Delhi**

Issue: 2 **Volume: 8**

April to June 2026

Editor

Prof. Dr. Md. Yahya Saba

Sub-Editor

Md. Rameez Raza

Research Scholar, Department of Urdu, Kirori Mal College, University of Delhi, Delhi

Associate Editor

Dr. Md. Bahlul

Technical & Artistic Sub-Editor

Md Shahid Raza Misbahi

Correspondence & Contact Details

Journal:

Quarterly Tareekh-e-Adab-e-Urdu

Address: 2496, 2nd Floor, Punjabi Basti, Sabzi Mandi, Ghanta Ghar, Delhi – 110007

E-mail: *editortau@gmail.com`* ***Website:*** *tareekheadabeurdu.com*

Mobile No: *+91- 9968244001*

***Disclaimer*:**

The editor and associates are not necessarily in agreement with the content of this issue. Authors are solely responsible for their articles and citations. Any disputes related to "Tareekh-e-Adab-e-Urdu" are subject to Delhi jurisdiction only.

Quarterly Delhi

Issue: 2 *Volume: 8*

April to June- 2026

TAREEKH-E ADAB-E-URDU

Representative of Knowledge, Literature, Research, and Criticism

Editor

Prof. Dr. Md Yahya Saba

April to June 2026 ISSN 2582-1229,E-ISSN 2582-9157 Volume: 8 - Issue: 2

Quarterly **Delhi**

Tareekhe Adab-e-Urdu

April to June 2026

Volume: 8 - Issue: 2

UGC Care Listed
International Peer Reviewed Refereed Journal

Editor

Professor Dr. Muhammad Yahya Saba

UGC Care Listed
International Peer Raviewed Refreed Journal